www.novelsclubb.com
من تو شیدی تو من شدی
میناخان
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

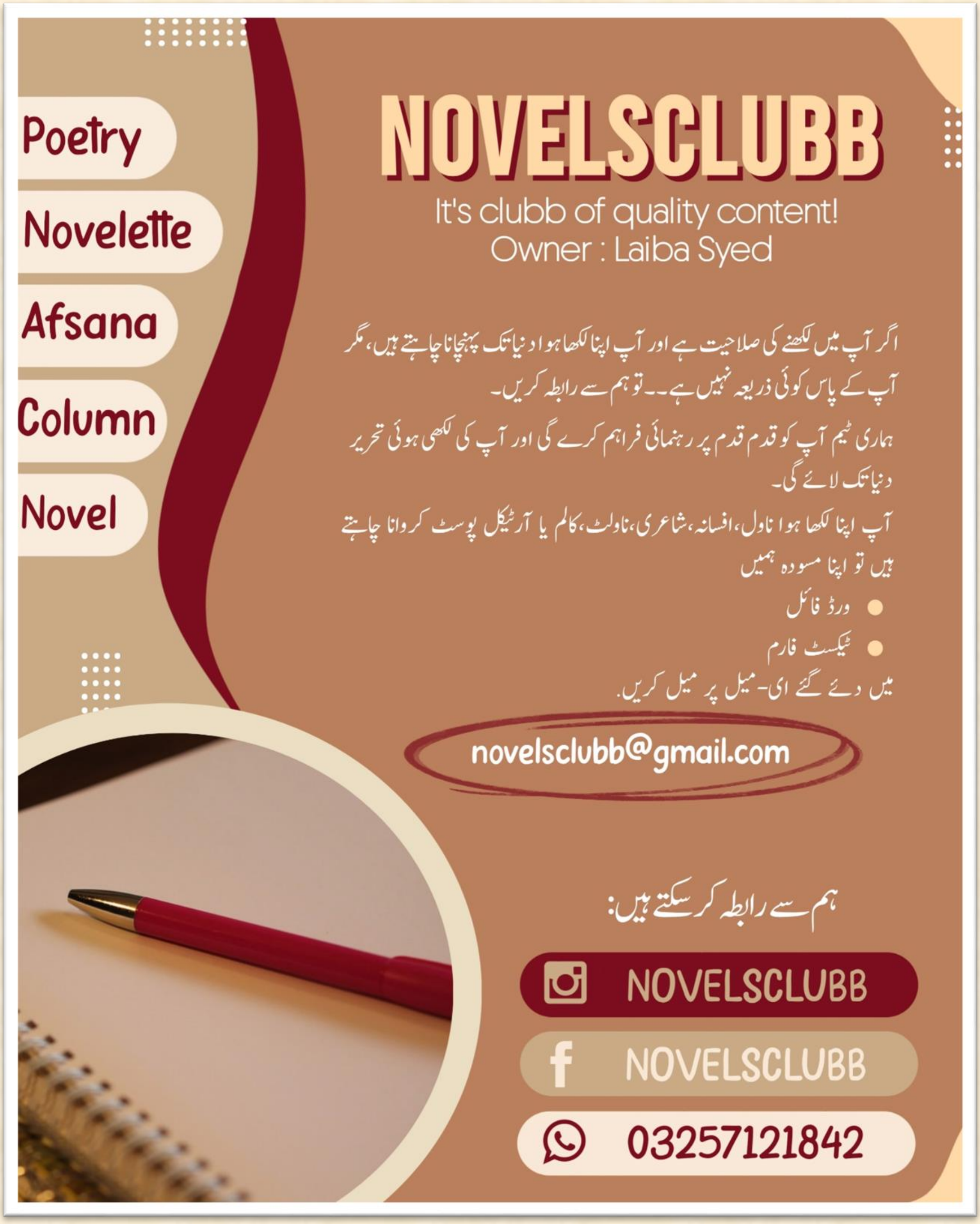
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

من تو شدی تو من شدم

از قلم

مینا خان

Clubb of Quality Content!

Episode:2

"وے فرجاد! وے اٹھ جا! وے فرجاد!"

کسی سرٹیفائیڈ ڈھیٹ کی طرح آوازوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کروٹ بدل کر پھر سے سونے کی تیاری پکڑنے لگا ہی تھا کہ شائستہ بیگم نے رضائی کھینچ کر دوسری چارپائی پر پھینک دی۔

"سویرے سویرے کون سی قیامت آ گئی ہے...؟"

وہ کسمساتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہر جانا ہے، اُٹھ! میرا شیر پتر،

سدرہ نے لسٹ بنادی ہے۔ چل سودا لا دے،

ویسے بھی نو بج گئے ہیں۔ پھپّھو تیری آ بھی گئی ہے! چاچے کے گھر بیٹھی ہے، ادھر آ جائے گی ابھی۔ چل، اُٹھ جا

شائستہ بیگم نے لہجے میں مٹھاس گھولتے ہوئے صاحبزادے کو رام کرنا چاہا۔

"کیا ہے اماں..."

وہ جو ٹھنڈ کی وجہ سے سمٹ کر لیٹا ہوا تھا، ماں کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"کبھی اپنے لاڈلوں کو بھی زحمت دے دیا کرو، ہر وقت میرے پیچھے پڑی رہتی ہو!"

دوسری چارپائی پر بیٹھے معظم کو دیکھ کر فرجاد نے دانت پیستے ہوئے کہا، جس پر وہ منہ چڑا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے ایک بات تو بتاؤ..."

دروازے تک پہنچ کر کچھ یاد آتے ہی فرجاد پلٹا،

"آ امیر چاچے کی کڑی رہی ہے، آگ ہمارے گھر میں لگی ہوئی ہے!

معاملہ کیا ہے آخر؟

پرائی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امریکن بہولانے کا ارادہ ہے

ہاتھ میں اس کے کپڑے پکڑے اندر آتی سدرہ نے شرارتاً تبصرہ کیا۔

"ہاں تو شریک سڑ جائیں گے، دیکھیں تو!"

شاہستہ بیگم نے گویا بیان کی تصدیق کر دی۔

"ہل گئے ہیں سارے! ڈاکٹر صاحب، علاج کرو ذرا!"

بستر پر سوئے سامع کا کندھا ہلاتے ہوئے فرجاد نے بہ آوازِ بلند انکشاف کیا۔

Clubb of Quality Content

"اماں۔۔ تو اسے بہو بنائے گی؟ دماغی مریضہ ہے! ویسے فرجاد کے لیے لے لینا اسے، جوڑی خوب جچے گی!"

قمیض پہن رہے فرجاد کو دیکھ کر معظم نے طنز کیا۔

"ایویں"

فرجاد نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور پاؤں پٹختا کمرے سے واک آؤٹ کر گیا۔

''نہ تنگ کیا کریں بھائی کو!''

سدرہ نے سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے اعتراض کیا۔

''بیس گز کی زبان اندر ہی رکھو! زیادہ باہر نکالنے کی ضرورت نہیں۔۔بھائی کی چمچی!''

معظم بھی اسے ڈانٹتے ہوئے پھر سے فون پر جھک گیا۔

سدرہ کافی دیر دل ہی دل میں اسے القابات سے نوازتی رہی اور پھر کمرے سے چلی گئی۔

فرید چوہدری کا تعلق ہوشیار پوری جٹ قوم سے تھا۔وہ اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان کے قیام کے وقت ہجرت کر کے شکار پور میں آباد ہوئے تھے

اللہ نے فرید چوہدری اور صفیہ بی بی کو چھے بیٹوں: اسلم،اکرم،اقبال،امیر، کمال اور سفیر،

اور دو بیٹیوں: ذکیہ اور سامعہ سے نوازا تھا۔

ابتدا میں ان کا ہاتھ بہت تنگ تھا، بڑے بیٹوں نے مفلسی کا دور دیکھا تھا۔

جب تک امیر اور سامعہ پیدا ہوئے، حالات کافی حد تک سدھر چکے تھے۔ اس وقت سے خاندان کے حالات بہتر سے بہتر ہوتے رہے۔

ایک بار پھر رنج کی گھڑی آئی جب امیر کی تیسری بیٹی بیمار ہوئی۔ وہ واحد تھا جس کا کوئی بیٹا نہیں تھا، اور شاید آزمائشیں بھی اسی کے گھر کو تاک کر بیٹھ گئیں تھیں۔

Clubb of Quality Content

معاشی طور پر تو سب ٹھیک ہو گیا تھا،

لیکن کہتے ہیں نا، نظر کھا جاتی ہے۔ امیر چوہدری کے گھر کو بھی شاید نظر ہی لگی تھی۔

امیر کی زندگی کا سب سے بڑا خواب پولیس فورس جوائن کرنا تھا۔ محلے کے بہت سے نوجوانوں نے درخواستیں دی تھیں، لیکن قبول صرف امیر کی ہوئی تھی۔

کافی عرصہ سپاہی کے طور پر بھرتی رہا،

لیکن جب پروموشن ملی، تو بیٹی کی بیماری کی وجہ سے نوکری چھوڑنی پڑ گئی۔

لاہور، اسلام آباد، کراچی کہاں کہاں نہیں گیا وہ بیٹی کے علاج کے لیے۔ پیسہ پانی کی طرح بہادیا، دکانیں بیچ کر امریکہ میں ہونے والی سرجری کا بندوبست کیا

انہیں لگا تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا، لیکن آزمائشیں بڑھتی ہی گئیں۔ پر آج جب سامعہ کا فون آیا کہ وہ زوحال کو لے کر آرہی ہے، فرید اور امیر کی تو جیسے دنیا سے سنور گئی۔ خوشی سے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سارے خاندان کو پتا چل چکا تھا کہ امیر کی بیٹی واپس آرہی ہے۔ ذکیہ تو صبح صبح ہی آن پہنچی تھی۔ سفیر، جو کہ فیصل آباد میں رہتا تھا، اپنے خاندان سمیت روانہ ہو چکا تھا۔ شام تک انہوں نے پہنچ جانا تھا۔ سب نئے اضافے کو لے کر خوش بھی تھے اور متجسس بھی۔

اقبال چوہدری کے گھر سب کے لیے عشائیہ کا انتظام کیا جانا تھا،اور فرجاد صاحب ہی سودہ سلف لانے کا عظیم معرکہ سرانجام دینے نکلے تھے۔

کالی قمیض شلوار پہنے،کالی ہی سن گلاسز لگائے،

گھر سے باہر نکلا ہی تھا کہ کلیم آٹپکا...(ذکیہ کا بیٹا)

کدھر اوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

بے تکلفی سے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا گیا۔ شام کو جو دعوت لگنی ہے،اسی کا انتظام کرنے۔

فرجاد نے قدرِے نحوست سے کہا،

"مامی سے سروس کروا کے آیا ہے شہزادے۔۔۔

قریب بیٹھے حسن میں شیطانی شکل بنائے،کہا،

"میرے منہ نہ لگ سویرے سویرے!"

فرجاد کے بگڑے تیور دیکھ کلیم بھی بھائی کے پہلو میں بیٹھ گیا،

اور وہ موٹر سائیکل تقریباً اڑانے کے انداز میں لے کر نکل گیا۔

لارڈ صاحب کے ٹشن تو دیکھو،

حسن نے ہستے ہوئے کلیم کے کان میں سرگوشی کی۔

شہر سے واپسی پر وہ حمزہ کی گاڑی کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ لوگ آ گئے ہیں۔

چاہتا تو گاڑی کراس کر کے آگے نکل جاتا، لیکن اس کا دھیان موٹر سائیکل پر لٹک رہے، من بھر کے شاپر زپر گیا تو مارے کوفت کے آہستہ آہستہ گاڑی کی پیروی کرنے لگا۔ سامنے کھیت میں لیبر لگی تھی، وہ جانتا تھا کہ راستہ بلاک ہے،

اسی لیے پہلے ہی دوسرے راستے ہو لیا۔

سامان گھر دے کر سب کو شاہی سواری کی آمد کی اطلاع دی اور خود اڈے پر چلا گیا۔

اڈے کا نام سنتے ہی غنڈوں والے اڈے دماغ میں آتے ہیں، لیکن یہ کوئی ایسا ویسا نہیں،

بلکہ جانوروں کا چارہ کترنے والی مشین کا اڈہ تھا،

جہاں مشین کے علاوہ دو عدد چارپائیاں بھی پڑی تھیں۔ایک چارپائی پر لیٹ کر موبائل کی چھان بین کرنے لگا،

فری لانسنگ اکاؤنٹ معطل ہو گیا تھا،

یعنی وہ پھر سے بے روزگاروں کی گنتی میں آگیا تھا۔

ایک بھائی ڈاکٹر تھا تو دوسرا ٹیچر،۔۔۔۔۔

ایک وہ تھا جو سب سے شاندار اکیڈمک ریکارڈ ہونے کے

باوجود بے روزگار تھا۔

پاکستان آرمی میں سیکنڈ لیفٹینینٹ کے لیے اپلائی کیا تھا،ڈاکیومنٹس کے مسئلے کی وجہ سے ریجیکٹ ہو گیا،

اس لیے سدرا کے ساتھ ہی بی ایس کیمسٹری کر لیا۔

چار سال گھر سے رو ر یونیورسٹی میں مغزماری کرنے کے

بعد بھی بے روزگار پڑا تھا۔ فوج میں جانے کا بہت شوق تھا، کہیں اور اپلائی کرنے کا حوصلہ نہیں

ہوا۔ اپنا آپ گھر میں ملازم سا معلوم ہوتا تھا

اوپر سے چوبیس گھنٹے

بھائیوں کو پرائم منسٹر والا پروٹوکول ملتا دیکھ یہ احساس مزید شدت اختیار کر جاتا۔

انہی سوچوں میں گم تھا کہ گاڑی کی آواز پر چونکا

آ گئی شاہی سواری،

آنکھیں موندتے ہوئے گویا ہوا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سامعہ کے دروازہ کھولنے تک کے دورانیے میں اس نے کافی حد تک خود کو کنٹرول کر لیا تھا۔

جب ہی وہ باہر نکلی، سمیرہ بیگم نے اسے گلے لگایا، پھر ان کے بعد یکے بعد دیگرے دادی، پھوپھو،

تائیوں اور چاچیوں نے،---------

امیر نے نم آنکھوں کے ساتھ بیٹی کے سر پر دستِ شفقت رکھا۔

وہاں بہت سی کم عمر، جوان، بڑی عمر کی لڑکیاں کھڑی تھیں۔

ان میں سے کچھ اس کی بہنیں بھی تھیں اور کچھ کزنز۔ کسی نے سائیڈ ہگ کیا تو کسی نے ہاتھ ملانے پر اکتفا کیا۔ زوحال پہلی بار ایسی صورتحال سے دوچار ہوئی تھی۔

وہ سب سے مل تو رہی تھی لیکن اس کا دھیان اپنے ماں باپ پر تھا

امیر جو صافے سے آنکھیں پونچھ رہے تھے اور سمیرہ جو ہلکی ہچکیوں سے رو رہی تھیں۔

یہ لوگ اتنے امیر تو نہیں تھے، تو انہوں نے کیسے امریکہ جیسے ملک میں اس کا رہنا اور علاج افورڈ کیا ہو گا؟

زوحال کو یہ احساس شدت سے ہوا۔

ذرا فاصلے پر، گیراج کی اوٹ میں دیکھو، تو فرجاد میاں نڈھال سے چلے آ رہے ہیں۔

اقبال صاحب کی طرف سے صحن میں چارپائیاں بچھانے کا حکم صادر ہوا تھا۔

بھیڑ دیکھ کر وہ ذرا دیر کے لیے ٹھہرا۔ وہ لڑکی سامنے صاف نظر آ رہی تھی، یہ اسی کی کزن تھی،

اسے شائبہ ہوا۔

تبھی اس کی نظر معظم سمیت وہاں کھڑے لڑکوں کی ٹولی پر پڑی،

جو زوحال کو بغیر پلک جھپکائے گھور رہے تھے۔

یہ دیکھتے ہی یکایک فرجاد کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔

کاش کہ اس وقت فرید بابے کی نظر ان پر پڑ جائے، سَر عام لتر پڑیں گے تو چَس آ جائے گی۔

وہ خود سے مخاطب ہوا۔

اگلے ہی لمحے صادر کردہ حکم کو یاد کرتے گھر کی طرف بڑھ گیا۔

وہ سب وہاں کھڑے تھے، اُن میں سے کسی کو کہا جا سکتا تھا۔ لیکن نہیں،

فرجاد چودھری تو یہاں پیڈ سرونٹ لگا ہے ناں۔

چارپائیاں بچھاتے ہوئے وہ خود کلامی کر رہا تھا۔

کوئی ناں کاکا، کوئی ناں

اپنا ٹائم بھی آئے گا۔

وہ کیا کہتا ہے سدّھو موسی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دن ویکھیں ایسا آئو سونیئے،"

"کڑی ہوئو تیری ٹائم میرا ہوئو گا

زوحال سب کے ہمرا اقبال چوہدری کے گھر بچھائی گئی چارپائیوں پر بیٹھی تھی۔
وہاں چوہدریوں کے گھروں کی ساخت کچھ یوں تھی کہ پانچ سے چھے گھر تھے جن کی چھتیں جڑی ہوئی تھیں۔
اور سب گھروں کے دروازے لوہے کے فریم سے بنے تھے۔

ان تمام کے گرد چار دیواری تھی۔اور اسی کے اندر اندر گاڑیوں اور ٹریکٹرز کے گیراج الگ الگ بنائے گئے تھے

یہ ایسے تھا جیسے ایک بڑا سا گھر ہو اور ہر فیملی کا اپنا اپنا حصہ۔

کوئی گھر ڈبل اسٹوری نہیں تھا۔ تین سے چار کمرے،
برآمدہ، کچن جسے مقامی بولی میں سبات کہتے ہیں۔۔۔۔

سادہ سے گھر، بڑے بڑے صحن، کسی کسی گھر میں سیڑھیاں اور چوبارہ بھی تھا۔

Clubb of Quality Content

امیر چوہدری کا گھر انہی میں سے ایک تھا۔ اس لیے دور سے نظر آتا تھا
زوحال کو شاید کسی نے بتادیا تھا کہ وہ تمہارا گھر ہے
تو اس کی نظریں وہاں سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

....

سامعہ نے سب کو بتادیا تھا کہ زوحال کو اردو نہیں آتی۔ کوئی زیادہ سوال جواب نہیں کر رہا تھا۔

مہمان کونے سے لگی بیٹھی تھی اور میزبان سارے ادھر ادھر کی باتوں میں مگن تھے۔

اگلے ہفتے زکیہ کی بیٹی کی شادی تھی، اسی لیے زیر بحث موضوع یہی تھا۔

خیر، پھر سدرہ اور حور نے چٹائیاں بچھائیں اور ساری چار پائیاں دیواروں کے سہارے کھڑی کر دی گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس سارے دورانیے میں فرجاد غائب تھا، وہ فرید کے ساتھ باہر گیا تھا۔ منشی کے ساتھ کچھ حکومتی بندے آئے تھے،

ان سے ملنے۔۔۔۔۔۔۔

شاید انہی کو چائے پانی دینے میں مصروف تھا۔

بکرے کا گوشت، چکن پلاؤ اور کسٹرڈ، سادہ سا مینیو تھا جو دیگچے بھر بھر کر بنایا گیا تھا۔
آج فرید چودھری کا خاندان پھر سے مکمل ہو گیا تھا۔

زوحال بڑے غور سے ہر سر گرمی کا جائزہ لے رہی تھی اور
وہاں موجود لوگ زوحال کا جائزہ لے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے بعد فرجاد، فرید چودھری کا ہاتھ تھامے، آتا دکھائی دیا۔
وہ چٹائی پر نہیں بیٹھ سکتے تھے، تو ان کے لیے کرسی اور
میز رکھا گیا۔ خیر، کھانا شروع کیا گیا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار ایسا کھانا کھا رہی تھی لیکن سب کے ساتھ دستر خوان پر تو وہ پہلی بار ہی بیٹھی تھی

اور ماشاءاللہ سے دستر خوان بھی اتنا بڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانا تقریباً سب کھا چکے تھے۔ تبھی لوہے کے فریم والے دروازے سے دو چھوٹے میمنے نمودار ہوئے، جو میں میں کرتے ہوئے صحن تک آ گئے۔

زوحال، جس کونے میں بیٹھی تھی، ایک میمنہ بھاگتا ہوا اس طرف چل آیا۔

وہ عجیب سی آواز سن کر مڑی تو اپنے اتنا قریب میمنے کو دیکھ کر اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زوحال کی دبی دبی سی چیخ سن کر سب اسی طرف متوجہ ہوئے۔

فرجاد، جو میمنوں کو باہر لے جانے آیا تھا، زوحال نے ڈرتے ہوئے ذرا سا سرک کر اس کی آستین کا کف پکڑ لیا۔

معظم کا منہ حلق تک ساکڑوا ہوا۔

فرجاد ہڑبڑا کر ایک منٹ لگائے بغیر، ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔

اس طرح میمنے کے رحم و کرم پر اکیلی چھوڑ دی گئی

زوحال خالی خالی نظروں سے اس خوش شکل نوجوان کو دیکھنے لگی۔

یہ اچھی عادت ڈال دی ہے لاڈلوں کو، لارڈ صاحب کے پیچھے ہی گھر آجاتے ہیں۔ایسا کرو، باڑے میں مستقل ڈیرہ ڈال لو۔ایک یہی حل بچا ہے۔

Clubb of Quality Content

سب کو متوجہ دیکھ، معظم نے طنز کے تیر اچھالے۔

جسے مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے، فرجاد خجل سا ہو
کر میمنوں کو ہانکتے ہوئے باہر لے گیا۔

زوحال کی نظروں نے دروازے تک سیاہ لباس میں ملبوس نوجوان کا پیچھا کیا۔

یہ کسی اور نے نوٹ کیا ہو یا نہ، سفیر نے ضرور کیا تھا۔

یہ تو طے تھا کہ وہ جانے سے پہلے صفیہ بیگم کے کان میں بات ڈال کر ہی جائے گا۔ آخر لاڈلے بھتیجے کے لیے اتنا تو کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذکیہ بچوں سمیت امیر کے گھر ڈیرہ ڈالے ہوئے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرید اور صفیہ کا ٹھکانہ بیٹھک تھا

سارا خاندان کام نپٹا کر بستروں میں جا لیٹا تھا

زوحال کو ذرا بھی مشکل نہ ہوئی سونے میں

بلکہ آج تو اسے اطمینان تھا کہ جو بھی ہے، جیسا ہے، اپنا ہے۔

سامعہ اور زکیہ ماں باپ کے پاس بیٹھی، بچپن کے قصے چھیڑ رہی تھیں۔

امیر چوہدری سالوں بعد سکون کی نیند سوئے تھے۔

سمیرہ کی آنکھیں بھی بیٹی کو دیکھ کر الگ ہی انداز میں چمک رہی تھیں۔

چلتے ہیں اقبال چوہدری کے گھر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جہاں بڑے کمرے میں صوفے پر سامع اور سدرہ بیٹھے مونگ پھلی کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں۔

معظم صاحب لیپ ٹاپ گود میں رکھے، دیوار سے ٹیک لگائے، الگ چارپائی پر بیٹھے ہیں اور بارہ سالہ حور موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف ہے۔۔۔۔۔

فرجاد تھکا ہارا کمرے میں داخل ہوا

آؤ فرجاد، مونگ پھلی کھاؤ

سدرہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا،

جبکہ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔

میں سفیر چاچے کے ساتھ فیصل آباد جاؤں گا۔ اگلے جمعے ایک ہفتے کے لیے سکول دیکھ لینا۔

معظم کی طرف سے حکم صادر ہوا۔

لیکچر نہ ہوئے تو تنخواہ کٹے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا ٹیسٹ ہے۔ میں فارغ نہیں بیٹھا یہاں۔۔

فرجاد تڑخ کر بولا

تیرا تو ابا بھی جائے گا

معظم نے دانت پیستے ہوئے کہا

شوق سے جائے ابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں

نہیں دیکھ رہا کوئی سکول وکول

فرجاد رضائی میں تقریباً گھستے ہوئے بولا۔

تو معظم لیپ ٹاپ کمبل پر پٹختے واک آؤٹ کر گیا۔

اماں سے شکایت لگانے گیا ہے

سامع بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

"سندھ سے جعلی ڈگریاں لے کر استاد بنا ہے اور اکڑ دیکھو جناب کی"

سدرہ فرجاد کے قریب بیٹھتے منہ بگاڑتی ہوئی بولی، اور مونگ پھلی سے بھرا باؤل اس کی طرف کھسکا دیا۔

آج سفیر کی فیصل آباد روانگی تھی، شام کو انہیں نکلنا تھا اور ساری رات سفر طے کرنا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

دوپہر کے کھانے کے بعد تمام بڑے فرید بابے کی بیٹھک میں جمع تھے۔ ایک چارپائی پر فرید صاحب بیٹھے حقا پی رہے تھے

دوسری پر صفیہ بیگم اور زوحال تھے۔

ایک طرف زکیہ، سامعہ اور فرید صاحب کی بہویں بیٹھی تھیں تو دوسری طرف بیٹے۔

درمیان میں فرید صاحب کے بالکل سامنے معظم بیٹھا حساب کتاب کا رجسٹر پکڑے قلم کاری میں مصروف تھا

شکل سے خجالت صاف ظاہر تھی۔

اس کی ریاضی تو پہلے ہی کمزور تھی، یہ سب کام تو فرجاد کرتا تھا۔ فرید صاحب گویا اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

معظم، کل کھاتے کی رقم کتنی ہوئی پھر؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے طنزاً سوال کیا۔

معظم بنا کچھ بولے، سر کھجانے لگا۔

فرجاد کہاں ہے؟ صبح سے نظر نہیں آ رہا

اس کی حالت سے حظ اٹھاتے سفیر نے اقبال سے سوال کیا۔

چارہ لینے گیا تھا، آگیا ہو گا۔۔۔۔

ماں کو پانی پلا رہا ہو گا۔۔

اقبال نے کہا

ڈنگروں کی طرح تو کام لیتے ہو میرے پتر سے۔۔۔۔۔

صفیہ بیگم روہانسی سی گویا ہوئیں

ہو گئے لارڈ صاحب کی شان میں قصیدے شروع۔۔۔۔۔۔

معظم دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

فرجاد باہو۔۔۔۔۔۔

وے فرجاد باہو۔۔۔۔

بیٹھک کی کھڑکی سے باہر ہاتھ میں دانتری پکڑے چل رہے فرجاد پر نظر پڑی تو فرید صاحب نے اسے آواز دی۔

تھوڑی دیر بعد دروازے کے فریم سے فرجاد نمودار ہوا۔

اس نے بیٹھک کا سرسری سا جائزہ لیا، خجل سا بیٹھا۔ معظم اور پھر حقے کو گھور رہی زوحال پر نظر پڑتے ہی دل میں گویا ہوا

نہیں سدھریں گے استاد صاحب۔۔۔۔۔۔۔

کہاں گم ہو ہو برخوردار صبح سے۔۔۔۔

کبھی رخ روشن کا دیدار ہی کرادیا کرو

سفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں فارغ تھوڑی بیٹھا ہوں، سو کام ہوتے ہیں چاچا!

فرجاد معظم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

تو سفیر ہنس پڑا۔

معمول کے مطابق فرید صاحب سیدھے ہو کر لیٹ گئے اور فرجاد انکی ٹانگیں دبانے لگا۔

شاید انہیں عادت ہو گئی تھی، اور فرجاد سے فارغ بیٹھا نہیں جاتا تھا۔

زوحال بڑے غور سے اس کے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

دائیں ہاتھ میں چاندی کا چھلا، سانولے سے ہاتھوں پر اُبھرتی رگیں، بائیں انگوٹھے پر کٹ کا نشان۔

زوحال کو بھی کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے دیں بھائی تاکہ یہ بھی اسٹڈیز کمپلیٹ کر لے۔"

اس کی محویت بھانپتے ہوئے سامعہ نے پڑھائی کی طرف توجہ دلائی۔

"ہاں بھائی، لے لو ایڈمیشن! جہاں مرضی لو!" امیر نے مسکراتے ہوئے بیٹی سے کہا۔

"زوحال بیٹا، کیا ارادہ ہے پھر آگے پڑھائی کا؟" سامعہ نے پیار سے اس کی رائے پوچھی۔

“I don’t know...”

جواب روکھا پھیکا سا تھا، لیکن سب کے چہروں پر مسکراہٹ کی بہار لے آیا۔

بلے بلے امیر !۔۔۔۔۔۔

تیری دھی تو بولتی بھی ہے !"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرید صاحب نے خوشی سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

تمہارا ٹیسٹ کب ہے برخوردار ؟"

سفیر نے کچھ یاد آنے پر فرجاد سے سوال کیا۔

جواب دینے سے پہلے ہی فرید صاحب بول پڑے

"کونسا ٹیسٹ؟"

"وکالت کا!" اقبال نے بتایا۔

"بوڑھا ہونے کے قریب ہے اور پانچ سال اور لگانے ہیں جناب کو یونیورسٹی میں!"

فرجاد کی بات ہو اور معظم چپ رہے ایسا ہو سکتا ہے؟

معظم میاں اگر یہ تئیس سال کی عمر میں بوڑھا ہو رہا ہے

"تمہاری تو پھر اللہ معاف کرے ٹانگیں قبر میں ہونی چاہیں!"

تایا اسلم نے بھتیجے کے ڈھیلے پیچ درست کیے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جواباً وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

"لاہور جاؤ گے پھر سے؟" صفیہ نے پوچھا۔

"نہیں، دادو... ملتان جانے کا ارادہ ہے۔ اگلے مہینے ٹیسٹ ہے، پھر کلاسز شروع ہو جائیں گی ان شاءاللہ۔

دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"زوحال بیٹا،

آپ کو لاء میں کوئی انٹرسٹ ہے؟"

سفیر کے سوال پر سب چونک گئے۔ پہلے تو زوحال سب کے چہرے دیکھتی رہی، پھر تھوڑے توقف کے بعد بولی،

Sir Richard use to say Pakistan is a lawless country.......

اس منطق سے فرجاد کافی حیران ہوا جبکہ معظم نے مشکل سے اپنی ہنسی دبائی۔ البتہ زیادہ تر سامعین کو بات سمجھ ہی نہ آئی۔

Pakistan is not a lawless country..... actually people here..... don't take any law seriously

فرجاد نے نظریں جھکائے بیان کی تصیح کی۔

گاؤں کے ایک نوجوان کو اس قدر روانی سے انگریزی بولتے دیکھ کر زوحال کافی حد تک متاثر ہوئی جس کا اظہار اسے مسلسل گھور کر کیا گیا۔

"پتر جو مرضی پڑھو، یونیورسٹی فرجاد کے ساتھ چلی جانا، سدرہ بھی تو جاتی رہی ہے اس کے ساتھ...اسے تجربہ ہے۔"

اکرم نے زوحال کی معلومات میں اضافہ کیا۔

جس پر فرجاد نے ملامتی نظروں سے اکرم کو دیکھا،

گویا کہہ رہا ہو وہ سدرہ اقبال تھی۔۔۔اور یہ زوحال امیر ہے

ذکیہ کے گھر سے ڈھولکی کا پیغام آیا تو تمام عورتوں اور لڑکیوں نے تیاری پکڑی۔

جہیز کا سامان رکھنے گئے لڑکے پہلے ہی وہاں

موجود تھے۔

فرجاد گھر تھا اس لیے محافظ کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے خواتین کے ساتھ اسے ہی جانا پڑا۔

کچی سڑکوں سے چلتے ہوئے زوحال اِدھر اُدھر کچے پکے رنگ برنگے گھر دیکھتی رہی۔

گاؤں کے رہنے والے چھوٹے موٹے کھالے آسانی سے پھلانگ لیتے ہیں۔

جب فرجاد بھی گزر گیا تو پیچھے رہ گئی زوحال، جسے یہ چھوٹا سا کھالا بھی دریا سا معلوم ہو رہا تھا۔

خواتین آگے نکلتی جا رہی تھیں، کسی کو زوحال کا خیال ہی نہ آیا۔

اس نے ڈرتے ہوئے فرجاد کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

فرجاد پہلے تو آس پاس دیکھتا رہا، پھر جھجکتے ہوئے

اس کا ہاتھ تھام کر کھالا پار کروادیا۔

جلد ہی وہ لوگ سب کے ساتھ تھے۔

ذکیہ کے گھر ڈھولکی کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

رنگ برنگی لائٹوں سے سجا پورا گھر۔۔۔۔

زوحال منہ کھولے گھوم گھوم کر ایسے دیکھ رہی تھی گویا کوئی نیا جہان دیکھ لیا ہو۔

کہنے کو تو یہ ڈھولکی تھی، لیکن ڈھول ندارد۔۔۔۔۔۔۔

گاؤں کے سادہ لوگ ایسی فالتو چیزوں پر خرچ نہیں کرتے۔

خیر، ڈھول کا جو متبادل ہے نہ...اسے پرَات کہتے ہیں۔

ایک عورت درمیان میں بیٹھی دونوں ہاتھ پرات پر رکھے اسے بجا رہی تھی۔

طریقہ کچھ یوں تھا کہ ایک ہاتھ پرات پر مارتی اور دوسرا اپنے ہی ہاتھ

Clubb of Quality Content

یوں ایک ساز سا پیدا ہوتا، اور باقی عورتیں اسی کی تال پر گانے لگتیں، تالیاں بجاتیں۔

زوحال کبھی پرات کو دیکھتی، کبھی گانے والی عورتوں کو

اسے یہ مشغلہ شاید بہت اچھا لگ رہا تھا۔

پھر شروع ہوا ٹپوں کا مقابلہ جس میں لڑکوں نے شرکت کی۔۔۔وہ بڑی عورتوں کی ٹیم میں شامل ہو گئے۔۔۔۔۔۔

دوسری ٹیم میں لڑکیاں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

مگر عورتوں کا پلڑا بھاری رہا،اور وہ جیت گئیں۔

ناممکن! جین ذی ہماری عزیز جان پھپھو کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔

معظم نے چڑاتے ہوئے لڑکیوں کا للکارا۔

"محترم! آپ بھول رہے ہیں، اتفاق سے آپ بھی جین ذی کے ہی کرتا دھرتا ہیں!"

لڑکیوں کی طرف سے کرارا جواب آیا۔

"ہاں تو میں ان کے مقابل تھوڑی ہوں... میں تو ساتھ ہوں!"

معظم نے آنکھ دباتے ہوئے صفائی پیش کی۔

سب بہت انجوائے کر رہے تھے

کبھی ہوٹنگ،

کبھی باتیں،

کبھی گانے گائے جا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842